104620 ـ بیوی پر طلاق کی قسم کھائی کہ وہ اپنی بہن کو مال نہ دے

سوال

ایك عورت نے اپنی بہن كو كچھ پیسے دیے اور یہ رقم اس كی بہن كی تھی جو اس نے اس كے پاس ركھی ہوئی تھی، خاوند كا اس كا علم نہ تھا، اس لیے كہ خاوند اور بیوی كی بہن میں كچھ مشكلات تھیں، پھر خاوند نے طلاق كی قسم اٹھائی كہ وہ اپنی بہن كو میرے علم كے بغیر پیسے نہ دے، اس كے بعد بیوی نے اپنی بہن كو كچھ نہیں دیا، اور خاوند كو اس كا بھی علم نہیں كہ قسم اٹھانے سے قبل بیوی نے اپنی بہن كو كچھ رقم دے دی ہے.
یہ علم میں رہے كہ اس نے جو رقم اپنی بہن كو دی وہ خاوند كے مال میں سے نہ تھی، برائے مہربانی یہ بتائیں كہ اس كا حكم كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور كے قول كے مطابق عورت كو حق حاصل ہے كہ وہ اپنے مال میں جو چاہے تصرف كرے، لیكن شرط یہ ہے كہ اگر وہ عقل و دانش والی ہو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" عقل و دانش والی عورت كو اپنے سارے مال میں تصرف كا حق حاصل ہے، چاہے وہ اسے اللہ كی راہ میں خرچ كر دے یا عوض میں دے، امام احمد رحمہ اللہ سے ایك روایت یہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور ابن منذر رحمہم اللہ كا مسلك بھی یہی ہے " انتہی

دیكھیں: المغنی (4 / 299).

لیكن اس كا اپنے خاوند كے ساتھ یہ بھی حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے كہ وہ اس كے متعلق اپنے خاوند كو بتا دے، اگر بیوی صلہ رحمی كرنا چاہتی ہے اور خاوند اسے ناپسند كرتا ہے تو پھر بیوی اسے خفیہ طور پر كر لے.

اور اگر خاوند طلاق كی قسم اٹھائے كہ وہ اپنی بہن كو كچھ نہ دے جیسا كہ سوال میں ذكر ہوا ہے تو یہ مستقبل میں كچھ دینے سے تعلق ركھتا ہے، لیكن اگر قسم سے قبل كچھ دیا گیا ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی.

طلاق كی قسم اٹھانے كے مسئلہ میں اہل علم كے مابین اختلاف پایا جاتا ہے:

جمہور اہل علم کے ہاں قسم والی چیز واقع ہونے پر طلاق ہو جائیگی، اس لیے اگر بیوی نے اپنی بہن کو رقم دی تو اسے طلاق واقع ہو جائیگی.

دیکھیں: المغنی (7 / 372).

اور بعض اہل علم جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں کہتے ہیں کہ:

اگر طلاق قسم کی جگہ ہو اور ایسا کرنے والے شخص کا ارادہ اپنے آپ کو کسی چیز پر ابھارنا یا کسی چیز سے منع کرنا مقصود ہو اور وہ اس سے طلاق کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو قسم ٹوٹنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا.

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اس قول کی بنا پر خاوند کی نیت دیکھی جائیگی کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی ہو تو طلاق ہو جائیگی، اور اگر صرف روکنا چاہتا ہو اور طلاق کا ارادہ نہ ہو تو پھر بیوی کا اپنی بہن کو مال دینے کی صورت میں خاوند پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور روکنے کی مدت کے متعلق بھی خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا اور یہ دیکھا جائیگا کہ آیا اس نے بیوی کو بالکل مطلقا مال دینے سے منع کیا ہے یا کہ اس کی نیت مشکل ختم ہونے تك تھی، یا اس نے اس مہینہ دینے سے منع کیا تھا، یا کوئی اور نیت تھی، اس لیے خاوند کی نیت کے مطابق عمل کیا جائیگا.

مزید آپ سوال نمبر (103308) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو اپنی پسند اور رضامندی والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .